رہبر ایجو کیشنل، کلچرل اینڈ ویلفئیر سوسائٹی، اورنگ آباد

زیر اہتمام

# سر سید کالج آف آرٹس کامرس اینڈ سائنس

(اینڈ پوسٹ گریجویشن سینٹر)

روشن گیٹ، اورنگ آباد، مہاراشٹر، انڈیا

وابستہ: ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونیورسٹی، اورنگ آباد، مہاراشٹر، انڈیا۔ ۴۳۱۰۰۱

SIR SAYYED COLLEGE OF ARTS, COMMERCE & SCIENCE
ESTD 1990
AURANGABAD

sirsayyedcollege@rediffmail.com

ایک روزہ عالمی سیمینار

بتاریخ ۸/ جنوری ۲۰۲۱ء

بعنوان **دور حاضر میں اُردو تدریس**

اہمیت، مسائل و عصری تقاضے

# Certificate

*This is to Certify that Proff./Dr./Mr./Miss* Dr. Zuhra Jabeen

*Proff. / Asso. Proff. /Asst. Proff. of* Head Department of Urdu SSRG Women's College ,Raichur Karnataka,India.

*Presented a Paper Entitled* Urdu Zaban ki Tadrees Me Tarjuma Ki Ahemiyat o Shamuliyat.

*In One Day International Seminar On Urdu Pedagogy In Modern Era -Importance, Issues and Requirements. Held on 08 January 2021.*

S.S.R.G. WOMEN'S COLLEGE RAICHUR

PRINCIPAL
S.S.R.G. Women's College RAICHUR

| Chief Patron | Principal /Patron | Convener | Co-Convener |
|---|---|---|---|
| **Dr. Shamama Parveen** | **Dr. Shaikh Kabeer Ahmed** | **Dr. Mohammed Mustafa Khairi** | **Dr. Siddiqui Saimuddin** |
| Chairperson, Rehbar Educational,Cultural & Welfare Society, Aurangabad, India. | Principal, Sir Sayyed College of Arts,Commerce & Science,Aurangabad.India. | H.O.D Dept.Of Arabic Sir Sayyed College of Arts,Commerce & Science,Aurangabad.India. | Assistant Professor Dept.Of Urdu Sir Sayyed College of Arts,Commerce & Science,Aurangabad.India. |

رسالہ

# اعتراف

سہ ماہی 2021

(جنوری۔مارچ)

ERAF

Quarterly (January-Mrach)

N 2395-5449



itor

r Z a Ur Rahman Siddiqui

Department of Urdu,

garh Muslim University, Ali Garh.

Mu tafa Khairi

H O.D Dept of Arabic ,

olleg of Arts,Commerce & Science, A'Bad.



مدیر اعلیٰ

پروفیسر ضیاء الرحمٰن صدیقی

شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

نائب مدیر

ڈاکٹر محمد مصطفیٰ خیری

صدر شعبہ عربی، سرسید کالج، اورنگ آباد

چیئرمین

ڈاکٹر شیخ کبیر احمد

(پرنسپل، سرسید کالج آف آرٹس، کامرس اینڈ سائنس، اورنگ آباد)

مجلس ادارت

منور پیر بھائی

(اعظم کیمپس پونا)

پروفیسر سید محمد ہاشم

(سابق صدر شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ)

پروفیسر رفعت النساء

چیئرمین، بورڈ آف اسٹڈیز، یونیورسٹی آف میسور

پروفیسر حمید سہروردی

سابق صدر شعبہ اردو، گلبرگہ یونیورسٹی، گلبرگہ

پروفیسر غیاث الدین

صدر شعبہ اردو، سینٹرل یونیورسٹی آف کشمیر، کشمیر

پروفیسر یوسف عامر

سابق وائس چانسلر، جامعۃ الاظہر، مصر

پروفیسر قاضی حبیب

صدر شعبہ اردو، مدراس یونیورسٹی، چنئی

نور الحسنین

فکشن نگار، اورنگ آباد

ڈاکٹر ناصرہ بصری

صدر شعبہ اردو، راجستھان یونیورسٹی

ڈاکٹر علی بیات

شعبہ اردو، تہران یونیورسٹی، تہران

ڈاکٹر فرزانہ اعظم لطفی

شعبہ اردو، تہران یونیورسٹی، تہران

ڈاکٹر کیرتی مالینی جاوَلے

صدر شعبہ اردو، ڈاکٹر بام یونیورسٹی، اورنگ آباد


## مشمولات


| | | |
|---|---|---|
| اداریہ | پروفیسر ضیاء الرحمٰن صدیقی | |
| کالج کا تعارف | ڈاکٹر شیخ کبیر احمد | |
| شعبہ عربی ایک تعارف | ڈاکٹر محمد مطفیٰ خیری | |
| شعبہ اردو ایک تعارف | ڈاکٹر صدیقی صائم الدین | |
| مضامین | | |
| ۱۔اُردو زبان وادب کی تدریس | ڈاکٹر صدیقی افروز ... مجیب الحسینی | |
| ۲۔تدریس زبان اُردو میں جدید تکنالوجی کا استعمال | ڈاکٹر عبدالرحیم اے ... | |
| ۳۔تلگو زبان پر اردو کے لسانی اثرات | ڈاکٹر شاہ جہاں بیگم ... | |
| ۴۔اردو زبان کے فروغ میں انجمنوں، تنظیموں اور اداروں کا کردار | غلام نبی کمار | |
| ۵۔اسکولوں میں اردو زبان کی تدریس کے مختلف طریقے | ڈاکٹر غوث النساء | |
| ۶۔اردو کی تہذیبی وسماجی قدریں | ڈاکٹر شافعہ | |
| ۷۔دور حاضر میں اردو تدریس: اہمیت، مسائل وعصری تقاضے | ڈاکٹر محمد امین میر | |
| ۸۔اکیسویں صدی۔۔۔اور ندائے اُردو | حارث حمزہ لون | |
| ۹۔عصرِ حاضر میں اردو کی درس وتدریس کی راہ میں رکاوٹیں | شعیب احمد وانی | |
| ۱۰۔اردو مدرس کے اوصاف | سریا احمد بٹ | 1 |
| ۱۱۔اردو درس وتدریس میں جدید ٹیکنالوجی کا حصہ | گلنار اخاتون | 6 |
| ۱۲۔شعر انقلاب کے ارتقاء میں طاہرہ صفارزادہ کی خدمات | آسیہ مصطفیٰ | 8 |
| ۱۳۔کشمیری ادب میں اقبالیاتی فلسفہ اور فن کے اثرات | قمر الزمان | 2 |
| ۱۴۔نور شاہ: حیات وشخصیت کے آئینے میں | محمد مصطفیٰ بیگ | 4 |
| ۱۵۔ریاست جموں وکشمیر میں اردو کا فروغ | جاوید احمد نجار | 3 |
| ۱۶۔اردو ایک زندہ زبان | ڈاکٹر محمد مصطفیٰ خان | 1 |
| ۱۷۔اقبال اور اردو | ڈاکٹر صدیقی صائم الدین | 4 |
| ۱۸۔دورۂ حاضر میں اردو تدریس کے مسائل | غزالہ حفیظ | 51 |
| ۱۹۔ اردو زبان کی تدریس اور موجودہ حکومتی پالیسی: ایک جائزہ | ڈاکٹر سمیہ ریاض فلاحی | 55 |
| ۲۰۔اردو زبان کی تدریس میں ترجموں کی اہمیت وشمولیت | ڈاکٹر زہرہ جبین | 57 |



S. S. R. G. WOMEN'S COLLEGE RAICHUR

PRINCIPAL

S.S.R.G. Women's College RAICHUR

ISSN 2395-5449

# اردو زبان کی تدریس میں ترجموں کی اہمیت وشمولیت

ڈاکٹر زہرہ جبین

تراجم کے تدریس میں درج ذیل نکات اہم ہوسکتے ہیں۔جن کے ذریعے طلبہ کوتراجم کی اہمیت اورشمولیت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے:

☆ تراجم کیا، کیوں اور کیسے؟
☆ تراجم کے تصوراور تعارف سے آشنا کرنا
☆ تراجم کی روایات اور ارتقاء سے روشناس کروانا
☆ تراجم کے مراحل اور مسائل سے واقف کروانا
☆ تراجم میں اصطلاحات کی اہمیت وافادیت کو جاننا
☆ تراجم کا عملی نمونہ پیش کرنا وغیرہ

ان نکات کے ذریعے ترجمے کی تدریس اور تفہیم، اہمیت وافادیت وغیرہ سے روشناس ہوا جاسکتا ہے۔تدریس صرف علم کا معاملہ نہیں بلکہ اس کا تعلق عملی نمونے سے بھی ہے۔استاد کا بہت کچھ جاننا کافی نہیں بلکہ اسے طلبہ میں منتقل کرنا ایک اہم فریضہ ہوگا۔تعلیم کا ایک مقصد طلبہ کوسماج ومعاشرے میں رہنے کے قابل بنانا اور تہذیب یافتہ بنانا بھی ہوتا ہے۔انسان معاشرے میں رہتا بستا ہے لہذا اسے سماجی سروکار اور انسانی فطرت کو سمجھنے اور تہذیب یافتہ ہونے کے لئے تعلیم ایک ضروری چیز ہے۔بقول محمد حسن:

> ''تعلیم نے ہمیشہ روشنی کو تیز سے تیز تر کرنے کا مطالبہ کیا جاتا رہا ہے۔تعلیم کبھی بذات مقصد نہیں رہی روشنی کا ذریعہ رہی ہے اور روشنی کے معنی ہر سماج نے اپنی ضرورت اور بصیرت کے مطابق سمجھے اور سمجھائے ہیں۔تعلیم کیسی بھی ہو اتنا سبھی جانتے ہیں کہ وہ انسان کو اپنے گردوپیش سے بہتر طور پر ہم آہنگی کی صلاحیت بخشتی ہے اور ایک بہتر سماج بناتی ہے اور یہ کام جتنے موثر اور کارگر ڈھنگ سے مادری زبان کے ذریعے تعلیم سے ہوسکتا ہے دوسرے ذرائع سے ممکن نہیں ۔اس لحاظ سے مادری زبان کے ذریعے تعلیم ہی کارگر اور موثر تعلیم ہے کہ اس کا ہر نقش جاوداں اور ہر سبق لازوال ہوتا ہے۔''

درس وتدریس میں تراجم کا معاملہ عملی سے زیادہ نظری ہوتا ہے۔عام طور میں دانش گاہوں میں ترجمے کا کام محض ادبی مشق [illegible] سے زیاد[illegible] ہے۔جبکہ تراجم کے ذریعے مختلف علوم وفنون اور تہذیب وثقافت کو جان[illegible]ین ذریعہ ہے ۔انسانی زندگی کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے بعض دوسری زبانو[illegible]ب اورفن سے مدد لی جاسکتی ہے تا کہ کسی مخصوص تہذیب کے بار[illegible] سمجھا[illegible] دنیا میں مختلف زبانیں اور اس کی تہذیب کو جاننے کے لئے تراجم [illegible] اپنا کر[illegible]ا ہے۔کسی بھی زبان کے ادب اور تہذیب سے واقفیت کے [illegible] تراجم [illegible]ل ادا کرتے ہیں۔ادب ہر قوم کے تہذیبی ورثے کا خزینہ ہوتا ہے۔تہذیب[illegible] تمام اشغال و اعمال آجاتے ہیں جن کا تعلق کسی قوم کی اجتماعی [illegible]گی [illegible]بوں سے ہوتا ہے۔قوموں کی تہذیب اورادب کو سمجھنے میں ترجمہ نگ[illegible] سے [illegible]یز نہیں۔

اردو زبان کی درس وتدریس میں دیگر ملکی ا[illegible] غیر ملکی [illegible]دب کے تراجم کی اہمیت وافادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔مختلف زبانو[illegible]م وفنون کے تراجم سے اردو زبان کے سرمایہ میں اضافہ ہوا اور ا[illegible] زبان [illegible] کے مراحل طے کرنے لگی۔ترجمہ نگاری ایک اہم اور قدیم فن ہے [illegible] کرنا [illegible] کے بس کی بات نہیں مترجم کے لئے بہت ضروری ہے کہ ایک سے [illegible]یادہ ز[illegible] مہارت رکھنے کے علاوہ ذاتی سوجھ بوجھ کا استعمال اور خوش ذوقی کا ہو[illegible] ضروری ہے۔ نیز زبان کی کہاوتیں، محاوروں، قواعد وضوابط پر قدر[illegible] مناص[illegible]تا ہے۔

عموماً ترجمہ کی دو قسمیں ہوسکتی ہیں آزاد تر[illegible] لفظی [illegible] آزاد ترجمہ میں مترجم اصل فن پارے سے انحراف کرسکتا ہے۔مگر [illegible] نے میں اسے بددیانتی نہیں کرنی چاہیے۔اسکے برعکس لفظی ترجمہ [illegible] مترجم [illegible]ن سے ذرا بھی انحراف نہیں کرسکتا۔نثری اور شعری ادب کے ترجمہ [illegible] اصول [illegible] مختلف ہوتے ہیں ۔ اکثر شعری اصناف کا ترجمہ کرنا قدرے مش[illegible] ہوتا [illegible]یں دیگر علمی، تہذیبی اور معلوماتی کتابوں کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔[illegible] [illegible]جم کے دوران مترجم کو سائنسی اصول وفن کے اصطلاحات سے واق[illegible] ہونا [illegible]تا ہے بہ نسبت مغربی زبانوں کے اردو زبان میں سائنسی اور دوس[illegible] تکنیکی [illegible]حات کا ذخیرہ بہت کم ہے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ماہر متر[illegible] کا خیا[illegible] اس سلسلے میں دوسری زبانیں مثلاً فارسی، عربی، سنسکرت اور انگری[illegible] [illegible]ی اصطلاحات سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ترجمہ نگاری کیلئے باقاعدہ اصول وضوابط [illegible] ہیں۔دوسری زبانوں کے تراجم کے بغیر ہم ان کی تہذیب وثقافت [illegible] [illegible]سری قوموں، زبانوں کے تہذیب وثقافت کو سمجھنے کے لئے دیگر [illegible] ہماری مادری زبان میں منتقل کرنا ضروری ہوتا ہے۔لہذا طلبہ کو مختل[illegible] [illegible]یب کی افہام و تفہیم کے لئے درس وتدریس میں تراجم کی اہ[illegible] [illegible]طعی انکار نہیں

S.S.R.G. WOMEN'S COLLEGE RAICHUR
PRINCIPAL
S.S.R.G. Women's College RAICHUR

 ISSN 2395-5449

کر سکتے۔ڈاکٹر ابوالکلام نے اپنے مضمون ترجمہ کے بنیادی اصول ونظریات میں رقم طراز ہیں:

''ترجمہ کے بغیر دنیا کے بیشتر کام نہیں چل سکتے قدیم زمانے سے لے کر ہمارے زمانے تک دنیا میں ہونے والی علمی، فنی، سائنسی اور ٹکنیکل معلومات ہمیں ترجموں کے ذریعہ حاصل ہوئی ہیں ہمارے زمانے میں فنی اور ٹکنیکی دریافتیں انکشافات اور معلومات بہت تیزی سے بڑھ رہی ہیں اور یہ دریافتیں اور معلومات کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ ملک ترقی یافتہ ہو ترقی پذیر ہو یا پسماندہ ہو یہ مقصد صرف ترجمہ کے ذریعہ پورا ہوتا ہے''۔

عالمی ادب کو اردو زبان وادب میں منتقل کرنے کے لئے فنِ ترجمہ نگاری بہت اہمیت کا حاصل ہے اس کے ذریعہ عالمی فن وادب کر سرگرمیوں پر نظر رکھی جا سکتی ہے۔ اور عالمی سطح پر علم وادب کی سرگرمیوں میں برابر شریک رہ سکتے ہیں۔ تحقیقی کاوشوں کے لئے تراجم کی اہمیت وشمولیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ترجمہ ہی ایک ایسا وسیلہ ہے جو عالمی تناظر میں دنیا کے تمام علوم وفن تہذیب ثقافت سامعین اور قاری ایک دوسرے کے احساسات اور جذبات کو سمجھ سکتے ہیں اور علمی اور تحقیقی کاموں سے فیض یاب ہو سکتے ہیں۔

ترجمہ نگاری ایک مشکل اور پیچیدہ عمل ہے اردو زبان کی تدریس کے لئے ابتدائی دور میں عربی، سنسکرت اور فارسی زبانوں سے ترجمے کئے گئے۔یہ ترجمہ مذہب وتصوف، شاعری، فلسفہ اور منطق کی کتابوں کے تھے۔ اکثر ان کتابوں کا ترجمہ آزاد ترجمے کے طور پر کیا گیا۔ اس دوران ترجمہ نگاری کے کسی خاص اصولوں کی پاسداری نہیں کی گئی تھی۔اردو زبان کی تدریس میں ترجمہ نگار کو بہت احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے ذرا سی بے احتیاطی اسے کہیں سے کہیں پہنچا دیتی ہے۔زبان کی تدریس وترجمہ کے لئے موضوع یا زبان کی کوئی قید نہیں ہے۔اردو زبان کی تدریس میں ترجموں کی روایت زیادہ قدیم نہیں ہے اردو میں تراجم کا آغاز دو ڈھائی سو سال پہلے قرآن مجید کے ترجمے اور انبیاء اور صوفیہ کے اقوال وتعلیمات سے ہوا تھا۔

فورٹ ولیم کالج اور ڈ ویلز لی نے 1800 کو کلکتہ میں قائم کیا اس کالج کا مقصد انگریزی ملازمین کو اردو زبان کی تعلیم دینا تھا۔جان گل کرسٹ ہندوستانی زبان کے شعبہ کے پہلے صدر تھے۔اس کالج میں انہوں نے تصنیف وتالیف اور ترجمہ کا ایک الگ شعبہ قائم کیا۔اس ضمن میں میر امن نے ''نوطرز مرصع'' سے ''باغ وبہار'' اخلاق محسنہ کا ترجمہ گنج خوبی کے نام سے اور حیدر بخش حیدری نے طوطا کہانی، آرائش محفل تحریر وترجمہ فرمائی۔ مختلف زبانوں کے اردو تراجم میں میر شیر علی افسوس نے'' گلستان سعدی'' کا ترجمہ''باغ اردو'' کے نام سے کیا۔اس کے علاوہ اس کالج سے بہت ساری کتابیں ترجمہ کی گئیں جن سے سحرالبیان ،ماد[illegible] کنڈلا ، بیتال پچیسی، تاریخ شیر شاہی اور گلِ بکاولی، مذہب عشق [illegible] کالی داس کی ''ابھگیان شکنتلم'' کا اردو میں ترجمہ کیا گیا۔

ورنا کلر ٹرانسلیشن سوسائٹی: اس سوسائٹی [illegible] 42[illegible] دہلی کالج میں ہوا۔اردو ذریعہ تعلیم کی تدریسی نصاب کی ضرورت [illegible] سوسائٹی کے تحت ریاضی، سائنس ، منطق اور فلسفہ کی [illegible] کا منصوبہ بنایا گیا۔اردو کی تدریسی کتابوں کیلئے زیادہ تر ترجمہ [illegible] بی اور سنسکرت زبان کے ترجموں نے اردو کے سرمایہ کو اور زیاد[illegible] انشا اور مغربی اور مشرقی علوم وفنون سے واقفیت کروایا۔ چونکہ اس [illegible] طالب علموں کے لئے دوسرے مضامین مثلاً جغرافیہ، تاریخ، سائن[illegible] علم کیمیاء اور علم نباتات اور طب پر کتابیں دیستاب نہیں تھیں۔ لیکن [illegible] سے تراجم کے بعد اردو کے طالب علموں کو مندرجہ بالا موضوعات [illegible] ی زبان میں دستیاب ہونے لگے۔اس سوسائٹی کے مترجمین میں [illegible] ڈاکٹر اشبر نگر، منشی کریم الدین، مولوی ذکاء اللہ ، ماسٹر رامچند پنڈ[illegible] بھیرو پرساد، پیارے لال، ہردیو سنگھ، ڈاکٹر ضیاء اللہ قابل ذکر ہیں

سائنٹفک سوسائٹی: سرسید احمد خان نے [illegible] زی پور میں سائنٹفک سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔ اس ادارہ کے تحت [illegible] ں کے تراجم اردو میں کروائے گئے جو اردو درس وتدریس کے [illegible] حیثیت رکھتے ہیں۔اس ادارہ کے تحت تقریباً 40 انگریزی کتابو[illegible] ۔اسکی کتابیں تاریخ۔ جغرافیہ فن کاشتکاری کی پر مشتمل ہیں ۔مگر [illegible] اہمیت دی گئی تھی۔

دارالترجمہ عثمانیہ: جب عثمانیہ یونیورسٹی [illegible] تو یہاں بھی جدید علوم کی درس وتدریس کے لئے اردو کی کتابوں [illegible] اس ضمن میں یونیورسٹی کے قیام کے دو سال بعد یعنی اگسٹ 17[illegible] قیام عمل میں آیا۔ اس ادارے کے قیام کے بعد پہلے تو ابتدائی [illegible] ں کے لئے دیگر زبانوں سے کتابوں کا ترجمہ کیا گیا۔ بعد میں [illegible] لئے قانون، سماجیات، طب، انجینیئر نگ، ریاضی، الجبرا وغیرہ کی [illegible] گیا۔ترجموں کا یہ کام چلتا رہا عہد جدید میں انجمن ترقی اردو، درا[illegible] قی اردو بورڈ دہلی، ساہتیہ اکیڈمی دہلی اور ملک کے دیگر اداروں [illegible] جامیہ ملیہ اسلامیہ، قومی کونسل برائے فروغ اردو وغیرہ نے ار[illegible] لئے مختلف زبانوں سے کتابوں کا ترجمہ کروایا۔ان کالجوں [illegible] دیگر بیرونی زبانوں کا ادب اردو میں منتقل ہوا اور اردو زبان واد[illegible] میں اضافہ

S.S.R.G. WOMEN'S COLLEGE RAICHUR
PRINCIPAL
S.S.R.G. Women's College RAICHUR